مع صفحہ ۱۶

خیر الأصول

فی

حدیث الرسول

مخدوم العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ

مع

رسالہ منظومہ فارسی

حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش کاندھلوی ؒ

اصح المطابع

نور محمد، کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

تنبیہات

۱۔ رسالہ ہٰذا میں اہل فن کی کتب معتبرہ سے چند مصطلحات اصول حدیث کو منتخب کر کے مترجم و مرتب کیا گیا ہے۔

۲۔ ناظرین کے اطمینان و سہولت کی غرض سے ہر مضمون کے ختم پر اس کے ماخذ کا حوالہ بین القوسین ظاہر کر دیا ہے۔

۳۔ وہ طلبہ جو فن حدیث کی ابتدائی کتب کے پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کو سبقاً رسالہ ہٰذا یاد کرا دینا از حد مفید ثابت ہو گا۔

مؤلف

۱۶ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی
رَبِّ یَسِّر وَلَا تُعَسِّر وَتَمِّم بِاالخَیر

اما بعد! علم اصول حدیث کی بعض اصطلاحیں مختصر طور پر ذکر کی جاتی ہیں۔ حق تعالٰی توفیق صواب شامل حال رکھ کر مبتدئین حدیث کو نفع پہنچائے' آمین

(کلاس ۴) اصول حدیث کی تعریف

علم اصول حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعہ حدیث کے احوال معلوم کئے جائیں۔

اصول حدیث کی غایت

علم اصول حدیث کی غایت یہ ہے کہ حدیث کے احوال معلوم کر کے مقبول پر عمل کیا جائے اور غیر مقبول سے بچا جائے۔

اصول حدیث کا موضوع

علم اصول حدیث کا موضوع حدیث ہے۔

کلاس ۵ حدیث کی تعریف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرامؓ و تابعینؒ کے قول و فعل و تقریر[1] کو حدیث کہتے ہیں اور کبھی اس کو خبر اور اثر بھی کہہ دیتے ہیں۔)

(کلاس ۶ حدیث کی تقسیم

حدیث دو قسم کی ہے: ۱۔ خبر متواتر ۲۔ خبر واحد

خبر متواتر وہ حدیث ہے جس کے روایت کرنے والے ہر زمانہ میں اسقدر کثیر ہوں کہ ان سب کے جھوٹ پر اتفاق کر لینے کو عقل سلیم محال سمجھے۔

---

[1] تقریر رسولؐ یہ ہے کہ کسی مسلمان نے رسول اللہؐ کے سامنے کوئی کام کیا یا کوئی بات کہی آپ نے جاننے کے باوجود اسے منع نہ فرمایا بلکہ خاموشی اختیار فرما کر اسے برقرار رکھا اور اس طرح اس کی تصویب و تثبیت فرمائی (کذا فی مقدمۃ فتح الملہم ص ۱۰۷)

خبر واحد | وہ حدیث ہے جس کے راوی اس قدر کثیر نہ ہوں۔

پھر خبر واحد مختلف اعتباروں سے کئی قسم کی ہے:

خبر واحد کی پہلی تقسیم:-

خبر واحد اپنے منتہیٰ کے اعتبار سے تین قسم کی ہے:

مرفوع، موقوف، مقطوع

۱۔ مَرفوع	وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔
۲۔ مَوقوف	وہ حدیث ہے جس میں صحابیؓ کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو
۳۔ مَقطوع	وہ حدیث ہے جس میں تابعیؒ کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو

خبر واحد کی دوسری تقسیم:-

خبر واحد عددِ رُواۃ کے اعتبار سے بھی تین قسم کی ہے: مشہور، عزیز، غریب

۱۔ مشہور	وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں تین سے کم کہیں نہ ہوں۔
۲۔ عزیز	وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں دو سے کم کہیں نہ ہوں۔
۳۔ غریب	وہ حدیث ہے جس کا راوی کہیں نہ کہیں ایک ہو۔

خبر واحد کی تیسری تقسیم:-

خبر واحد اپنے راویوں کی صفات کے اعتبار سے سولہ[۱۶] قسم کی ہے: صحیح لذاتہ، حسن لذاتہ، ضعیف، صحیح لغیرہ، حسن لغیرہ، موضوع، متروک، شاذ، محفوظ، منکر، معروف، معلل، مضطرب، مقلوب، مصحف، مدرج۔

۱۔ صحیح لذاتہ	وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی عادل کامل الضبط ہوں اور اس کی سند متصل ہو معلل و شاذ ہونے سے محفوظ ہو (نہ ہو)۔
۲۔ حسن لذاتہ	وہ حدیث ہے جس کے راوی میں صرف ضبط ناقص ہو۔ باقی سب شرائط صحیح لذاتہ کے اس میں موجود ہوں۔

۳۔ ضعیف	وہ حدیث ہے جس کے راوی میں حدیث صحیح و حسن کے شرائط نہ پائے جائیں۔
۴۔ صحیح لغیرہ	اُس حدیث حسن لذاتہ کو کہا جاتا ہے جسکی سندیں متعدد ہوں۔
۵۔ حسن لغیرہ	اُس حدیث ضعیف کو کہا جاتا ہے جس کی سندیں متعدد ہوں۔
۶۔ موضوع	وہ حدیث ہے جسکے راوی پر حدیث نبوی میں جھوٹ بولنے کا طعن موجود ہو یا جو کسی نے خود بنا کر رسولؐ یا صحابہؓ کی طرف منسوب کر دی ہو۔
۷۔ متروک	وہ حدیث ہے جس کا راوی متہم بالکذب ہو یا وہ روایت قواعدِ معلومہ فی الدین کے مخالف ہو۔
۸۔ شاذ	وہ حدیث ہے جس کا راوی خود ثقہ؎ ہو مگر ایک ایسی جماعت کثیرہ کی مخالفت کرتا ہو جو اس سے زیادہ ثقہ ہیں۔
۹۔ محفوظ	وہ حدیث ہے جو شاذ کے مقابل ہو۔
۱۰۔ منکر	وہ حدیث ہے جس کا راوی ضعیف ہونے کے باوجود جماعت ثقات کے مخالف روایت کرے۔
۱۱۔ معروف	وہ حدیث ہے جو منکر کے مقابل ہو۔
۱۲۔ معلل	وہ حدیث ہے جس میں کوئی ایسی علت خفیہ ہو جو صحت حدیث میں نقصان دیتی ہے اس کو معلوم کرنا ماہر فن ہی کا کام ہے ہر شخص کا کام نہیں۔
۱۳۔ مضطرب	وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔
۱۴۔ مقلوب	وہ حدیث ہے جس میں بھول سے متن یا سند کے اندر تقدیم و تاخیر واقع ہو گئی ہو یعنی لفظ مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کیا گیا ہو یا بھول کر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی رکھا گیا ہو۔

؎ قابل اعتبار

۱۵۔ مصحف	وہ حدیث ہے جس میں صورت خطی باقی رہنے کے باوجود نقطوں و حرکتوں و سکونوں کے تغیر کی وجہ سے تلفظ میں غلطی واقع ہو جائے۔
۱۶۔ مدرج	وہ حدیث ہے جس میں کسی جگہ راوی اپنا کلام درج کردے اور یہ گمان ہو کہ یہ کلام حدیث ہی ہے۔

خبر واحد کی چوتھی تقسیم:-

خبر واحد سقوط و عدم سقوط راوی کے اعتبار سے سات قسم کی ہے: متصل، مسند، منقطع، معلق، معضل، مرسل، مدلس۔

۱۔ متصل	وہ حدیث ہے کہ اسکی سند میں راوی پورے مذکور ہوں۔
۲۔ مسند	وہ حدیث ہے کہ اس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو۔
۳۔ منقطع	وہ حدیث ہے کہ اس کی سند متصل نہ ہو بلکہ کہیں نہ کہیں سے راوی گرا ہوا ہو۔
۴۔ معلق	وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع میں ایک راوی یا کثیر گرے ہوئے ہوں۔
۵۔ معضل	وہ حدیث ہے جس کی سند کے درمیان میں سے کوئی راوی گرا ہوا ہو یا اس کی سند میں ایک سے زائد راوی پے بہ پے گرے ہوئے ہوں۔
۶۔ مرسل	وہ حدیث ہے جس کی سند کے آخر سے کوئی راوی گرا ہوا ہو۔
۷۔ مدلس	وہ حدیث ہے جس کے راوی کی یہ عادت ہو کہ وہ اپنے شیخ یا شیخ کے شیخ کا نام چھپا لیتا ہو۔

خبر واحد کی پانچویں تقسیم:-

خبر واحد صیغ اداء کے اعتبار سے دو قسم کی ہے: معنعن، مسلسل

معنعن	وہ حدیث ہے جس کی سند میں لفظ عن ہو اور اس کو عن عن

	بھی کہا جاتا ہے۔
مسلسل	وہ حدیث ہے جس کی سند میں صیغ ادا کے یا راویوں کے صفات یا حالات ایک ہی طرح کے ہوں۔

بیان صِیَغ ادا

محدثین حدیث کو اداء کرتے وقت مندرجہ ذیل الفاظ میں سے اکثر ایک لفظ استعمال کیا کرتے ہیں: حَدَّثَنِی ، اَخبَرَنِی، اَنبَانِی، حَدَّثَنَا، اَخبَرَنَا، اَنبَأنَا، قَرَأتُ، قَالَ لِی فُلاَنٌ، ذَکَرَلِی فُلاَنٌ، رَوَیٰ لِی فُلاَنٌ ، کَتَبَ اِلَیَّ فُلاَنٌ، عَن فلانٍ، قَالَ فُلاَنٌ ، ذَکَرَفُلاَنٌ، رَوَیٰ فُلاَنٌ، کَتَبَ فُلاَنٌ۔

حَدَّثَنِی و اَخبَرَنِی میں فرق

متقدمین کے نزدیک یہ دونوں لفظ مترادف ہیں اور متاخرین کے نزدیک یہ فرق ہے کہ اگر استاد پڑھے اور شاگرد سنتے رہیں تو شاگرد کے تنہا ہونے کی صورت میں حدثنی اور بہت ہونے کی صورت میں حدثنا کہا جاتا ہے اور اگر شاگرد پڑھے اور استاد سنتا رہے تو شاگرد کے اکیلا ہونے کی صورت میں اخبرنی اور بہت ہونے کی صورت میں اخبرنا کہا جاتا ہے۔ (عمدۃ الاصول)

کُتُبِ احادیث

کتب احادیث میں مختلف اعتباروں سے مشہور دو تقسیمیں ہیں:۔

پہلی تقسیم:

حدیث کی کتب وضع و ترتیب مسائل کے اعتبار سے نو ۹ قسم کی ہیں:
جامع، سنن، مسند، معجم، جزء، مفرد، غریب، مستخرج، مستدرک۔

۱۔ جامع	وہ کتاب ہے جس میں تفسیر، عقائد، آداب، احکام، مناقب، سِیَر، فِتن، علامات قیامت وغیرہا ہر قسم کے مسائل کی احادیث مندرج ہوں، کما قیل سیر، آداب و تفسیر و عقائد: فتن احکام و اشراط و مناقب جیسے بخاری و ترمذی۔
۲۔ سُنَن	وہ کتاب ہے جس میں احکام کی احادیث ابواب فقہ کی ترتیب کے موافق بیان ہوں جیسے سنن ابوداؤد و سنن نسائی و سنن ابن ماجہ۔
۳۔ مُسند	وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کرامؓ کی ترتیب رُتبی یا ترتیب حروف ہجاء یا تقدم و تاخر اسلامی کے لحاظ سے احادیث مذکور ہوں، جیسے مسند احمد و مسند دارمی۔
۴۔ مُعجم	وہ کتاب ہے جس کے اندر وضع احادیث میں ترتیب اساتذہ کا لحاظ رکھا گیا ہو، جیسے معجم طبرانی۔
۵۔ جُزء	وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک مسئلہ کی احادیث یکجا جمع ہوں جیسے جزء القرأة و جزء رفع الیدین للبخاری و جزء القرأة للبیہقی۔
۶۔ مُفرَد	وہ کتاب ہے جسمیں صرف ایک شخص کی کل مرویات ذکر ہوں۔
۷۔ غَریب	وہ کتاب ہے جس میں ایک محدث کے متفردات جو کسی شیخ سے ہیں وہ ذکر ہوں (عجالہ نافعہ صہ۱۴، عرف الشذی)
۸۔ مُستَخرج	وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی حدیثوں کی زائد سندوں کا استخراج کیا گیا ہو، جیسے مستخرج ابوعوانہ۔
۹۔ مستدرک	وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی شرط؎ کے موافق اس

؎ مؤلف کی مقرر کردہ شرائط

کی رہی ہوئی حدیثوں کو پورا کر دیا گیا ہو، جیسے مستدرک حاکم (الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ) ص ۱۰

دوسری تقسیم:

کتب احادیث مقبول و غیر مقبول ہونے کے اعتبار سے پانچ قسم کی ہیں:

پہلی قسم: وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں صحیح ہیں، جیسے موطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، صحیح حاکم، مختارہ ضیاء مقدسی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن عوانہ، صحیح ابن سکن، منتقی ابن جارود۔

دوسری قسم: وہ کتابیں ہیں جن میں احادیث صحیح و حسن و ضعیف ہر طرح کی ہیں مگر سب قابل حجت ہیں کیونکہ ان میں حدیثیں ضعیف ہیں وہ بھی حسن کے قریب ہیں، جیسے سنن ابو داؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، مسند احمد

تیسری قسم: وہ کتابیں ہیں جن میں حسن، صالح، منکر ہر نوع کی حدیثیں ہیں، جیسے سنن ابن ماجہ، مسند ابی داؤد طیالسی، زیادات ابن احمد بن حنبل، مسند عبد الرزاق، مسند سعید بن منصور، مصنف ابی بکر بن شیبہ، مسند ابو یعلی موصلی، مسند بزار، مسند ابن جریر، تہذیب ابن جریر، تفسیر ابن جریر، تاریخ ابن مردویہ، تفسیر ابن مردویہ، طبرانی کی معجم کبیر، معجم صغیر، معجم اوسط، سنن دار قطنی، غرائب دار قطنی، حلیہ ابی نعیم، سنن بیہقی ' شعب الایمان بیہقی۔

چوتھی قسم: وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں ضعیف ہیں۔ اِلَّا ماشاءاللہ، جیسے نوادر الاصول، حکیم ترمذی، تاریخ الخلفاء سیوطی، تاریخ ابن نجار، مسند الفردوس دیلمی، کتاب الضعفاء عقیلی، کامل ابن عدی ' تاریخ خطیب بغدادی' تاریخ ابن عساکر۔

پانچویں قسم	وہ کتابیں ہیں جن سے موضوع حدیثیں معلوم ہوتی ہیں، جیسے موضوعات ابن جوزی، موضوعات شیخ محمد طاہر نہروانی وغیرہ (رسالہ فی مایجب حفظہ للناظر مؤلفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)

بیان صِحاح سِتّہ

صحاح ستہ چھ۶ کتابیں ہیں: صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، اور بعض محدثین نے ابن ماجہ کے بجائے موطا امام مالک اور بعض نے مسند دارمی کو شمار کیا ہے اور ان چھ۶ کتابوں کو صحاح ستہ کہنا تغلیباً ہے کیونکہ صرف صحیح تو بخاری و مسلم ہی ہیں۔

(کذا فی مقدمۃ المشکوٰۃ، عجالہ نافعہ)

مَراتِب صحاح ستہ

پہلا مرتبہ بخاری کا ہے، دوسرا مسلم کا، تیسرا ابوداؤد کا، چوتھا نسائی کا، پانچواں ترمذی کا، چھٹا ابن ماجہ کا۔

مذاہب اصحاب صحاح ستہ

امام بخاریؒ مجتہد ہیں (نافع کبیر، کشف الحجاب) یا شافعی (طبقات شافعیہ، ص۲، ج۲، الحطہ ص۱۲۱)

امام مسلمؒ شافعی ہیں (الیانع الجنی ص۴۹)

امام ابوداؤدؒ حنبلی ہیں (الحطہ ص۱۲۵) یا شافعی (طبقات شافعیہ ص۴۸، ج۲)

امام نسائیؒ شافعی ہیں (الحطہ ص۱۲۷)

امام ترمذیؒ و امام ابن ماجہؒ بھی شافعی ہیں (عرف الشذی)

جَرح و تعدیل کا بیان

محدثین جب کسی راوی کی توثیق و تعدیل بیان کرتے ہیں تو کئی طرح کے الفاظ استعمال کیا کرتے ہیں بعض توثیق میں اعلیٰ ہیں اور بعض متوسط اور بعض ادنیٰ،

علیٰ ہذا القیاس۔ الفاظ بھی جرح میں بعض اعلیٰ ہیں اور بعض متوسط اور بعض ادنیٰ، ذیل میں ان سب الفاظ کو اعلیٰ سے ادنیٰ تک بالترتیب معتبر ذکر کیا جاتا ہے۔

الفاظ تعدیل

ثَبت حُجة، ثبت حافظ، ثِقه مُتقن، ثِقه ثَبت، ثِقه ثِقه، ثِقه، صَدوق، لاباس بِه، لیس باس، مَحلّه الصِّدق، جَیّد الحدیث، صَالحُ الحدیث، شیخ وَسط، شیخ حَسَن الحدیث، صدوق انشاء الله، صُوَیلح وغیرها۔

الفاظ جرح

دَجّال کذّابٌ، وَضاع یَضَعُ الحدیث، مُتَّهَم بالکذب، متفقٌ علیٰ تَرکِه، متروكٌ ، لَیس بِثقَة، سَکتُوا عَنه، ذاهِبُ الحدیث، فِیه نَظر، هَالِكٌ، ساقِط، واهٍ بِمَرَّةٍ، لَیس بِشَئٍ، ضَعِیفٌ جِدّاً، ضَعَّفُوهُ، ضَعِیف رواة، یُضعف، فیه ضُعف، قد ضُعف، لیس بالقَوی، لَیس بِحُجَّة، لَیس بِذَا ك، یُعرَف وَیُنکَر، فِیهِ مَقال، تکلم فِیه، لَیّنٌ، سَیّئُ الحِفظ، لا یُحتَج بِه، اُختُلِف فیه، صَدُوقٌ لکنه مُبتَدِعٌ وغیرها۔

(دیباچہ میزان الاعتدال)

تقسیم جرح و تعدیل

ہر ایک جرح و تعدیل دو قسم کی ہے: مبہم، مفسر

۱۔ مُبہم	جرح و تعدیل مبہم وہ ہے جس میں کوئی سبب جرح و تعدیل کا راوی میں مذکور نہ ہو۔
۲۔ مفسر	جرح و تعدیل مفسر وہ ہے جس میں کوئی سبب جرح و تعدیل کا راوی میں مذکور ہو۔

سوال قبولیت و عدم قبولیت جرح و تعدیل کیا ہیں

جواب جرح مفسر و تعدیل مفسر دونوں بالاتفاق مقبول ہیں، البتہ جرح مبہم و تعدیل مبہم کے مقبول ہونے میں گو بعض بزرگوں سے اختلاف منقول ہے مگر زیادہ صحیح یہی قول ہے کہ جرح مبہم بالکل مقبول نہیں اور تعدیل مقبول ہے۔ یہی مذہب امام بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و جمہور محدثین و فقہائے حنفیہ کا ہے۔ (۹-۱۰)

سوال شروط قبولیت جرح و تعدیل کیا ہیں

جواب جرح مفسر و تعدیل مفسر کے مقبول ہونے کے واسطے مشترکہ شروط یہ ہیں کہ جرح کنندہ و تعدیل کنندہ میں مندرجہ ذیل امور پائے جانے ضروری ہیں:
علم، تقویٰ، ورع، صدق، عدم تعصب، معرفۃ اسباب جرح و تعدیل۔
اور خاص جرح مفسر کے مقبول ہونے کے واسطے یہ شرط زائد ہے کہ جرح کنندہ غیر متعصب ہونے کے علاوہ متعنت و متشدد بھی نہ ہو۔

سوال بعض اسماء محدثین جو جرح میں مُتَعَصّب هیں بیان کریں

جواب دارقطنی، خطیب بغدادی

سوال بعض اسماء محدثین جو جرح میں مُتَعَنِّت هیں بیان کریں

جواب ابن جوزی، عمر بن بدر موصلی، رضی صغانی بغوی، جوزقانی مؤلف کتاب الاباطیل، شیخ ابن تیمیہ حرانی، مجد الدین لغوی مؤلف قاموس۔

سوال بعض اسماء محدثین جو جرح میں مُتَشَدِّد هیں بیان کریں

جواب ابوحاتم، نسائی، ابن معین، ابن قطان، یحیٰ قطان، ابن حبّان

جرح و تعدیل میں تعارض

ایک راوی میں جرح و تعدیل کے تعارض کی بظاہر چار صورتیں ہیں:

۱۔ جرح مبہم و تعدیل مبہم

۲۔ جرح مبہم و تعدیل مفسر

۳۔ جرح مفسر و تعدیل مبہم

۴۔ جرح مفسر و تعدیل مفسر

پہلی اور دوسری صورت میں جرح غیر معتبر اور تعدیل معتبر ہے۔ تیسری اور چوتھی صورت میں جرح معتبر اور تعدیل غیر معتبر ہے۔ بشرطیکہ وہ جرح مفسر کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہوئی ہو جو جرح کرنے میں متعصب یا متشدد یا متعنت شمار کیا گیا ہے۔

فائدہ

امام الائمہ سراج الامۃ امامنا الاعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق جو بعض کتب مخالفین میں جرح منقول ہے وہ ہرگز مقبول نہیں اس لئے کہ حضرت امام صاحبؒ کے بارے میں ہر قسم کی تعدیل تو اظہر من الشمس ہے۔ رہی جرح سو بعض محدثین کی جرح مبہم ہے اور بعض جارحین خود متعصب و متشدد و متعنت ہیں اور اوپر مذکور ہوا ہے کہ ایسی جرح بمقابلہ تعدیل ہرگز معتبر نہیں ہے۔

(الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل)

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ

العبد الضعیف

خیر محمد جالندھری

ضمیمہ

شبہ:

جن لوگوں کو حنفی مذہب سے عناد ہے وہ یہ شبہ پیش کیا کرتے ہیں کہ قطب الاقطاب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے غنیۃ الطالبین میں حنفیہ کو فرقہ ضالہ مرجیہ کے اقسام میں شمار کیا ہے۔

جواب:

اس کے تفصیلی جواب کے لئے تو رسالہ الرفع والتکمیل مؤلفہ حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی" کو ص ۲۵ سے ص ۲۸ تک ملاحظہ فرمانا کافی ہوگا۔ البتہ اجمالی جواب یہ ہے کہ حضرت شیخ" کی مراد فرقہ غسانیہ ہے۔ جس کا بانی غسان بن ابان کوفی ہے جو اصول مرجیہ خیال کا معتقد تھا اور فروع میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی اتباع کا ادعاء کر کے حنفی کہلاتا تھا۔ چونکہ وہ اور اس کے متبعین بوجہ اعتقاد ارجاء باوجود اہل سنت والجماعت سے خارج ہونے کے پھر بھی اپنا لقب حنفیہ مشہور کیا کرتے تھے۔ اس لئے حضرت شیخ" نے اصولی اختلاف کے بیان میں اس فرقہ ضالہ کا تذکرہ ان کے مشہور لقب سے فرمایا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

واما الحنفية فهم اصحاب ابى حنيفة النعمان بن ثابت زعموا ان الايمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله اه

ورنہ جو لوگ اہل سنت والجماعت میں سے اصول و فروع میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے متبع و مقلد ہیں ان کو حضرت شیخ "کیوں برا کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ جس اکرام و احترام سے دوسرے ائمہ مجتہدین کا نام ذکر کرتے ہیں اسی اکرام و احترام سے امام ابو حنیفہ" کا اسم گرامی بھی ذکر فرماتے ہیں۔ چنانچہ نمازِ فجر کے وقت میں فرماتے ہیں: وقال امام ابوحنيفة" الاسفار افضل۔

فقط احقر خیر محمد جالندھری

۱۳ جمادی الاولیٰ ۵۳ ۱۳ھ

رسالہ اصول حدیث نظم فارسی

از حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی قدس سرہ، خلیفہ خاص مجدد الملۃ حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی قدس سرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحمد خدا خالق جزو و کل / زباں را کنم تازہ از برگِ گل
بنام محمدؐ کہ پیغمبر ست / سرایم سخن را کہ او رہبر ست
بیان احادیث و اقسام او / بہ پیشت کنم از دل و جاں شنو
حدیث آنچہ مروی ز پیغمبر ست / دگر قول یا فعل و تقریر ہست
ہمیں ہر سہ ز اصحاب و از تابعی / حدیث ست اشہر اثر بشنوی

اقسام حدیث باعتبار حذفِ رُوات

روایت اگر تا پیمبر رسد / ورا نام مرفوع شد اے سند
دگر تا صحابی رسانی و بس / بود نام موقوف آں را سپس
دگر منتہی شد بر تابعی / بود نام مقطوعش اے متقی
بموقوف و مقطوع نام اثر / نمایند اطلاق اہل ہنر
کسے نیست گر حذف از راویاں / بود نام او متصل بے گماں
چوں از درمیانش کسے حذف شد / پس از منقطع گفتنش نیست بد
دگر از مبادی کنی حذف نام / معلق بخوانش تو اے شاد کام
چو تا تابعی ہست و اصحاب نیست / سند مرسل او را بدان و بایست
دگر از سند چند راوی بری / ولے پے بہ پے معضل ست اے جری
دگر بے توالی رود منقطع / شماری ہم آں را بشو مطلع

اقسام حدیث باعتبار قوت و ضعف

صحیح و حسن یاد داری ضرور / کہ روشن کند خاطرت را ز نور
اگر راویش عدل و ضابط بود / سند متصل تا پیمبر رود
صحیحش بخوانند اصحاب فن / دو قسمش بود ہم شنو ایں سخن
شروطش اگر جملہ کامل بود / صحیحش لذاتہ شمردن سزد
اگر ضبط او تام نبود ولے / شدش جبر نقصاں ز دیگر کسے
صحیحش لغیرہ نہادند نام / و إلّا حسن ہست ذاتی مدام
ضعیف ار شود ضبط او از طریق / حسن آن لغیرہ شود اے شفیق
ضعیف آں کہ راوی بود ست ظن / ندارد شروط صحیح و حسن
ز شرطش شود جملہ یا بعض دور / بضبط و عدالت نماید قصور
اگر بدعت و فسق و کذب اندرو ست / ضعیف ایں حدیث ار بدانی نکوست
وزو گشت منکر معلل ازو / دگر شاذ اے طالب نیک خو

مخالف ثقہ گر شود باثقات
وراوی ثقہ ہست او شاذ ذات

ثقہ راوی ارنیست منکر بود
برو اعتماد تو کمتر بود

وگر ہست در راوی اسباب قدح
معلل بخوانش مکن ہیچ مدح

مقابل بہ معروف منکر بود
بداں، اصطلاحے کہ نافع شود

بکذب ست گر راویش متہم
وُرا زود موضوع دانی علم

چو دانستن وضع دشوار ہست
مناطش بر کذب راوی شدست

اقسام حدیث باعتبار دیگر در رواۃ احادیث

قواعد ضروری دیں را خلاف
روایت بداں گشت متروک صاف

صحیحے کہ روایش یک داں غریب
وگر دو عزیزش بداں اے لبیب

زیادہ گر از وے ست مشہور داں
بہ بخشد یقین گر تواتر بداں!

صحیح و غریب ایں شود جمع گر
غریب ست در معنی شاذ دگر

اگر ہر دو راوی موافق بود
متابع بدانیش بے ہیچ رد

و لیکن متابع بشرطے بداں
کہ مروی ہم ازیک صحابی بداں

ہمیں شرط در متفق شد عزیز
بخاری چو مسلم کہ آورد نیز

اگر متفق دو صحابی بود
بگو شاہد و اعتبار اے سند

بلفظ و بمعنی شد ار اتفاق
وُرا مثلہٗ گوید اہل وفاق

وگر معنوی شد توافق درو
درآں نحوہٗ بے تردد بگو

کند ترمذی ایں حسن را بیاں
سلیم از شذوذ و نکارت شد آں

نہ راوی بکذبے بود متصف
نہ فردست راوی او منکشف

ولے بعض افراد را او حسن
بگفت ست واللہ اعلم بفن

تعریف صحابیؓ و تابعیؒ

بایماں لقائے نبی ہر کہ کرد
ومردہ بایماں صحابی ست فرد

اگر دید اصحاب راہم چنیں
وُرا تابعی گفتہ اہل یقیں

بیان اخبار و تحدیث

ز اخبار و تحدیث خواہی نشاں
یکے ہست نزدیک پیشینیاں

چہ حَدَّثَنا و چہ اَخبَرنا
چہ اَنبَئنا و چہ نَبَّئنا

ہمہ را یک رشتہ سفتند و بس
نکردند در فرق چنداں ہوس

کسانیکہ زیشاں مؤخر شدند
بتحقیق دیں کوس سبقت زدند

نمودند تقریر فرق آں چناں
گہر ہا فشاندند بر مردماں

کہ استاذ خواند بتلمیذ گر
پس آنست تحدیث اے معتبر

چو بتلمیذ خواند باستاذ خود
بلاریب انباء و اخبار شد

نوری کمپوزرز گروپ ★ نور محمد کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی